دار المطالعہ قرآن اکیڈمی
17/2/93

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور

جلد ۲ شمارہ ۱

۱۳ جنوری ۱۹۹۳ء

مدیر
اقتدار احمد

معاون مدیر
حافظ عاکف سعید

یکے از مطبوعات
تنظیمِ اسلامی
مرکزی دفتر: ۶۷۔ اے، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور
مقامِ اشاعت
۳۶۔ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور
فون: ۸۵۶۰۰۳

پبلشر: اقتدار احمد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

قیمت فی پرچہ: ۵ روپے
سالانہ زر تعاون (اندرون پاکستان) ۲۰۰ روپے

زر تعاون برائے بیرونِ پاکستان
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت ــــ ۲۰ امریکی ڈالر
مسقط، عمان، بنگلہ دیش ــــ ۱۵ ″ ″
افریقہ، ایشیا، یورپ ــــ ۲۰ ″ ″
شمالی امریکہ، آسٹریلیا ــــ ۲۴ ″ ″

بوسنیا کے مظلوم بچے

انہیں عیسائی مشنریوں کے پنجے میں جانے سے روکئے

۲۰ر دسمبر ۱۹۹۲ء کا لکھا ہوا جو خط حکیم محمد سعید صاحب کی طرف سے مدیر ندائے خلافت کو موصول ہوا، اس کو من و عن یہاں نقل کر کے ہم ساتھیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جسے بھی استطاعت دی ہو، وہ حکیم صاحب کی پکار پر لبیک ضرور کہے:

"جناب محترم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ اخبار ضرور پڑھتے ہیں۔ آپ نے اخبارات میں میرا بیان توجہ سے پڑھا ہوگا۔ میرا بیان جو اخبارات میں شائع ہوا ہے وہ درج ذیل ہے:

ہمدرد فاؤنڈیشن کے صدر اور جامعہ ہمدرد کے چانسلر حکیم محمد سعید نے ایک بیان میں بوسنیا کے مسلمانوں کے قتل عام اور بچوں اور عورتوں کے شدید مصائب پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مہذب اور جمہوریت پسند یورپ میں مسلمان آبادی کے ساتھ آگ اور خون کا یہ کھیل مغربی اقوام کی جمہوریت پسندی اور عوام دوستی کے کھوکھلے دعووں کا پردہ چاک کر رہا ہے۔ سیکولرزم کا پرچارک سربیا اپنی افواج کے ذریعہ اور بعض مغربی اقوام کی مدد سے سربیائی مسلمانوں کے جان و مال کے زیاں میں عرصہ دراز سے مصروف ہے اور عالمی اور علاقائی تنظیمیں محض زبانی جمع خرچ پر اکتفا کئے ہوئے ہیں انہوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ مسلمان سربیائی بچے مہاجرین بنا کر ایسے ممالک بھیجے جا رہے ہیں جہاں وہ اپنے مذہب اور ثقافتی اقدار سے محروم کر دئے جائیں گے اور اس طرح یورپ میں لڑی جانے والی "جدید صلیبی جنگ" اپنے انجام کو پالے گی۔ جناب حکیم محمد سعید نے متمول پاکستانیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ "یہ بچہ میرا ہے" کے جذبے کے تحت کم از کم ایک ایک سربیائی بچے کی ذمہ داری قبول کریں تاکہ یہ بچے اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنے کے قابل رہ سکیں۔

اس درد مندانہ اپیل کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا ہے۔ پاکستان میں صاحبان ثروت نے کوئی توجہ نہیں کی ہے۔ اس خیال سے کہ آپ نے خبر شاید نہیں پڑھی میں نے یہ خط بھجوانا مناسب سمجھا ہے کہ میں نے بوسنیا کے عظیم مسلمان نونہالوں کو پاکستان لانے کے لئے اقوام متحدہ اور اس کے تمام اداروں یونی سیف وغیرہ سے رابطہ قائم کیا ہے۔ نیز انٹرنیشنل ریڈ کراس، رابطہ عالم اسلامی، موتمر عالم اسلامی، بوسنیا کے صدر محترم اور پاکستان کے صدر محترم وغیرہ سے رابطہ قائم کیا ہے۔

میں نہایت بے چینی سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا آپ بوسنیا کا ایک مظلوم بچہ گود لینے کو تیار ہیں؟ میں تعداد کا تعین کرنا چاہتا ہوں۔ آپ از راہ کرم ہاں ناں کا جواب ضرور دیں تاکہ گومگو کی کوئی صورت پیدا نہ ہو اور کار خیر میں کوئی دیر مانع نہ آئے۔

میں ان نونہالان بوسنیا کو مدینۃ الحکمت میں رکھوں گا اور مدینۃ الحکمت سے ان لوگوں کو یہ پیارے بچے دوں گا جو ان کو اپنا بچہ بنائیں گے بلاشبہ یہ ہمارے بچے ہیں جو عیسائی مشنری کے ہاں جا رہے ہیں۔ ہم کو ان کا ذمہ دار ہونا چاہیے۔ آپ کے جواب کا بے چینی سے انتظار ہے۔"

جواب کے لئے حکیم محمد سعید صاحب کا پتہ یہ ہے
مدینۃ الحکمت، محمد بن قاسم ایونیو
ڈاک خانہ مدینۃ الحکمت کراچی نمبر ۷۴۷۰۰

واضح رہے کہ یہ درخواست مدیر ندائے خلافت کی طرف سے ذاتی سطح پر کی جا رہی ہے جنہوں نے خود بھی حکیم صاحب کو دو بچے گود لینے پر اپنی آمادگی کی اطلاع دی ہے۔ امیر تنظیم و داعی تحریک کی جانب سے اس سلسلے میں کوئی ہدایت یا مرکز کی طرف سے لائحہ عمل کا اعلان اگلے شمارے میں کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

مذہبی اور دینی جماعتوں کی کانفرنس منعقدہ لاہور

۲۳ر دسمبر کو لاہور کے ایک فائیو سٹار ہوٹل میں مذہبی و دینی جماعتوں کا ایک اجتماع ہوا جس کی روح رواں سینیٹر مولانا سمیع الحق تھے اور محرکین میں مولانا عبدالقادر روپڑی کا نام بھی شامل تھا۔ ایسا ہی ایک اجلاس قبل ازیں اسلام آباد میں بھی ہو چکا تھا اس کے داعی بھی مولانا سمیع الحق ہی تھے۔ مقررین میں دونوں جگہ جناب سلیری اور مجیب الرحمٰن شامی بھی شامل رہے اور ایسے ہی کچھ اور حضرات بھی جو کسی دینی جماعت کی نمائندگی نہیں کرتے۔ ان دونوں جلسوں میں گرما گرم تقریریں تو ضرور ہوئیں لیکن کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا یعنی نہ کسی ہدف کی نشاندہی کی گئی اور نہ کوئی لائحہ عمل کسی طرف سے پیش کیا گیا۔ نشستند، گفتند، برخاستند کے علاوہ زیادہ سے زیادہ ان میں خوردند کا اضافہ کیا جاسکتا ہے اور لاہور میں تو اس کا بھی کوئی اچھا نقشہ دیکھنے کو نہ ملا۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور نے اجلاس کے بعد کھانے کا منظر نامہ اگلے روز ایک خبر میں جن الفاظ میں دیا ہے وہ ہم بادل ناخواستہ سطور ذیل میں دہرا رہے ہیں۔ افسوس کہ اس خبر نے "ملا" کے روایتی دشمنوں کے دلوں کو ٹھنڈا کیا اور رجال دین کا احترام ملحوظ رکھنے والوں کو بہت دکھی کیا ہے۔ کاش موقر روزنامے نے اپنے اسٹاف رپورٹر کی اس خبر کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا ہوتا اور اس سے بھی بڑی حسرت اس امر پر آتی ہے کہ دین کے نام پر جمع ہونے والوں نے ایسی بدنظمی اور ندیدے پن کا مظاہرہ کیا ہی کیوں! اکابرین کا تو ظاہر ہے کہ طرز عمل یہ نہ رہا ہوگا لیکن ان کے ہمراہیوں اور رفقاء نے بھی جگ ہنسائی کا یہ سامان کیوں کیا! خبر کا متن یہ تھا:

"لاہور (سٹاف رپورٹر) جماعت اہل حدیث کی دعوت پر ملک میں متحدہ دینی محاذ کے قیام کے سلسلہ میں ۲۳ دسمبر کو مقامی ہوٹل میں مولانا سمیع الحق کی صدارت میں جو کنونشن منعقد ہوا اس میں شرکت کے لئے آنے والے افراد نے اس وقت زبردست بدنظمی اور ہلڑ بازی کا مظاہرہ کیا جب تقریب کے اختتام پر وہ نماز کے لئے نکلے اور راستے میں آنے والے کھانے کے ہال میں رکھے ہوئے سلاد اور سویٹ ڈش پر پل پڑے جبکہ ہوٹل کی انتظامیہ چیختی چلاتی رہ گئی کہ ابھی کھانا نہیں لگایا گیا۔ کھانا تقریب کی انتظامیہ کی ہدایت کے مطابق نماز کے بعد لگایا جائے گا مگر ہوٹل کے ویٹروں اور سپروائزر کے اس احتجاج پر کسی نے توجہ نہیں دی اور بیروں کو ایک طرف کر کے سلاد اور کھیرے کے ڈونگوں پر کود پڑے جبکہ سپروائیزر صاحب پہلے تو چلا چلا کر ان کو ایسے کرنے سے منع کرتے رہے مگر بعد ازاں تھک کر خود ہی خاموش ہوگئے۔ سلاد اور کھیر چٹ کر جانے کے بعد ہی سینکڑوں افراد ہال سے باہر گئے جن میں سے کثیر تعداد نے نماز پڑھی مگر متعدد کھانے کے ہال سے ملحقہ گیلری نما کھلے حصہ میں کھانا لگنے کا انتظار کرتے رہے۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد کھانا لگنے کی آواز آتے ہی تمام بیقرار حاضرین زبردست دھکم پیل کے بعد کھانے کے ہال میں پہنچے اور کھانے پر پل پڑے۔ پہلے کھانا حاصل کرنے اور زیادہ کھانا حاصل کرنے کے لئے ہونے والی دھینگا مشتی میں ہال کے دائیں کونے میں دو ٹرے الٹ گئے جس سے چند علما کے کپڑے "سالن، سالن" ہوگئے۔ اسی پر بس نہیں متعدد نوجوان مولویوں نے ویٹروں کو کھانا لانے ہی نہیں دیا اور راستے میں ہی ٹرے میں ہاتھ ڈال دئے جن کی کہنیوں تک بازو شوربے میں اتر گئے مگر وہ بوٹیاں اچک لینے میں کامیاب ہوگئے۔ اس صورتحال پر سنجیدہ مزاج علما کرام اور ہوٹل کے ویٹروں نے سخت افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ جو لوگ سلیقے سے کھانا نہیں کھاسکتے وہ کیا اتحاد قائم کریں گے۔"

مولانا سمیع الحق صاحب اپنے متعدد ساتھیوں کی معیت میں ۲۲ر دسمبر کی شام کو قرآن اکیڈمی تشریف لائے۔ اسی صبح اخبارات میں یہ خبر شائع ہو چکی تھی کہ تنظیم اسلامی کو بھی مجوزہ دینی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے اور یہ کہ دعوت نامہ پہنچانے

حقیقت ایمان پر تین گھنٹے کا ویڈیو کیسٹ

قرآن آڈیٹوریم میں جاری قرآن مجید کے منتخب نصاب کا درس جو امیر تنظیم، ڈاکٹر اسرار احمد از سر نو دے رہے ہیں پچھلی نشست (ہفتہ ۱۹ر دسمبر) میں سورۃ الحجرات کے آخری حصے تک پہنچا تھا جس میں اسلام اور ایمان کے مابین فرق و تفاوت اور پھر ایمان کی شرائط پر بحث کی گئی ہے۔ امیر محترم نے اعلان فرمایا کہ چونکہ حکمت کے اس خزانے سے سرسری مطالعے کے ذریعے پورا فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا اور ایک اضافی وجہ یہ ہے کہ اگلے ہفتے کراچی میں ان کی مصروفیت کے باعث ناغہ ہوگا لہٰذا اس دفعہ یہ ہفت روزہ نشست ایک سے زیادہ دنوں پر محیط ہوگی۔ ہفتے کے درس میں انہوں نے اسلام و ایمان کے فرق پر روشنی ڈالی اور اگلے روز ایک ایک گھنٹے دورانئے کے دو دروس میں ایمان کی شرائط کے حوالے سے حقیقت ایمان کی شرح بیان کی لیکن بات پوری نہ ہو سکی جس کی وجہ سے ضرورت محسوس ہوئی کہ پیر کی شام کو ایک نشست اور رکھی جائے۔ چنانچہ اس تیسری نشست میں ایک گھنٹے کے بیان کے بعد حقیقت ایمان پر گفتگو مکمل ہوئی۔

تینوں نشستوں میں سامعین کی حاضری روز افزوں رہی بلکہ آخری نشست سے متصل سوال و جواب کے سلسلے میں بھی حاضرین نے پوری دلچسپی سے شرکت کی۔ ایک ایک گھنٹے کے ان تین دروس نے حقیقت ایمان پر ایک پوری ویڈیو کیسٹ ایسی تیار کردی ہے جس سے استفادے کے بعد ایمان کے متلاشی کسی بھی مسلمان کو ان شاء اللہ کسی پہلو سے کوئی تشنگی محسوس نہ ہوگی۔

ہفتہ ۲ر جنوری ۱۹۹۳ء کو قرآن آڈیٹوریم میں درس قرآن کا یہ پروگرام ایک ہفتے کے ناغے کے بعد ان شاء اللہ حسب معمول پھر ہوگا۔ یکم جنوری کو امیر محترم مسجد دارالسلام باغ جناح میں اجتماع سے بھی خطاب فرمائیں گے۔

کے لئے مولانا سمیع الحق خود امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد سے ملیں گے۔ اس پیشگی اطلاع نے امیر محترم کو یہ موقع فراہم کردیا کہ اپنے قریبی ذمہ داروں یعنی مرکزی امرے کے رفقاء کا مشورہ حاصل کرلیں جنہوں نے اپنے امیر کی اس رائے سے اتفاق کیا کہ مجوزہ اجتماع دین کی کسی خدمت کے لئے نہیں بلکہ مروجہ سیاست میں کوئی نمایاں مقام حاصل کرنے کے لئے منعقد کیا جارہا ہے کیونکہ کچھ دنوں سے محسوس یہ ہونے لگا ہے کہ اہل سیاست مذہبی اور دینی جماعتوں اور گروہوں کی ضرورت سے بے نیاز ہوتے جارہے ہیں۔ یہ خیال بھی ظاہر کیا گیا کہ تازہ کوشش میں اتنی بھی جان نہیں جتنی متحدہ شریعت محاذ میں تھی اور اس کا انجام بھی سب کو معلوم ہے۔

مولانا سمیع الحق سے ملاقات میں امیر محترم نے ان کے اکرام کا حق تو ادا کیا اور شکریہ بھی کہ انہوں نے تشریف لانے کی زحمت کی لیکن کانفرنس میں شرکت سے معذرت کی۔ امیر محترم نے کہا کہ سینٹ اور قومی اسمبلیوں میں بیٹھنے کی بنا پر جو رجال دین موجودہ فاسد نظام حکومت کا حصہ بنے ہوئے ہیں ' ان کی طرف سے نظام کو بدلنے کا دعویٰ ایک مہمل بات ہے اور ارباب حکومت کے ساتھ ہر سطح پر تعلقات نبھاتے ہوئے انہیں للکارنا کسی بھی درجے میں موثر نہیں ہوگا۔ انہیں یاد دلایا گیا کہ متحدہ شریعت محاذ نے حکومت کو دھمکی دی تھی کہ اگر فلاں تاریخ تک شریعت کا نفاذ نہ کیا گیا تو سب دینی جماعتیں اپنے نمائندوں کو پارلیمنٹ سے واپس بلالیں گی۔ وہ تاریخ آئی اور گزر گئی لیکن سینٹ کے متعلقہ اراکین اور ممبران قومی اسمبلی ٹس سے مس نہ ہوئے۔

اس پر مولانا سمیع الحق کی طرف سے یہ عذر آیا کہ وہ خود تو استعفیٰ دینے کو تیار تھے لیکن متحدہ شریعت محاذ میں ان کے سرگرم ساتھی ' جماعت اسلامی کے اراکین سینٹ و قومی اسمبلی اس پر آمادہ نہ ہوئے۔ امیر محترم نے کہا کہ چلئے اس موقع پر آپ ہی بسم اللہ کیجئے بصورت دیگر تو جس محاذ آرائی کی تیاری ہے ' اس میں شرکت ان حلقوں کو کرنی چاہیے جو ہنوز اس رائے پر قائم ہیں کہ مروجہ سیاست اور الیکشنی جوڑ توڑ میں حصہ لینے سے بھی اس ملک میں دین کی کوئی خدمت سرانجام دی جاسکتی ہے اور تنظیم اسلامی کا موقف چونکہ پوری طرح معروف ہے کہ یہاں اسلام آیا تو انقلابی عمل کے

"ندائے خلافت کا آئندہ لائحہ عمل"

گزشتہ شمارے میں اعلان کیا گیا تھا کہ سال نو سے "ندائے خلافت" مہینے میں دوبار شائع ہوگا۔ اس وقت تک پرچے کے مستقبل کے بارے میں متعدد تجاویز زیر غور تھیں جن میں سے ایک تجویز درمیانی راہ کی حیثیت رکھتی تھی اور اسی کو اختیار کرلیا گیا ہے۔

طے یہ ہوا ہے کہ "ندائے خلافت" بدستور ہفت روزہ تو رہے گا لیکن عام قارئین کی خدمت میں یہ ایک ہفتے کے ناغے کے ساتھ یعنی دو ہفتوں میں ایک بار پیش ہوگا جبکہ ناغے والے ہفتے میں بھی یہ شائع تو ہوگا لیکن محض رفقائے تنظیم اسلامی اور تحریک خلافت پاکستان کے فعال معاونین کو ارسال کیا جائے گا۔ اس خاص شمارے کی ضخامت بھی حسب ضرورت گھٹتی بڑھتی رہے گی جبکہ عمومی اشاعت کے صفحات حسب سابق معین ہوں گے یعنی ۱۶ اندرونی صفحات اور چار صفحات سرورق کے۔

خاص شمارے میں تنظیمی اور تحریکی خبریں ' تنظیم و تحریک کے مراکز کی طرف سے رفقاء و معاونین کے لئے اطلاعات و اعلانات اور اس اجتماعیت کی سرگرمیوں کی وہ تفصیلات شامل ہوں گی جو عمومی شماروں میں قارئین کو کچھ خاص دلچسپ اور مفید محسوس نہیں ہوتیں لیکن ہمارے ساتھیوں کے لئے جن سے آگاہ ہونا بڑے فوائد رکھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اب ہمارے ساتھی اپنے کام کے بارے میں وہ تفصیلات اور خبریں بھی ہمیں اشاعت کے لئے بھیج سکتے ہیں جو بظاہر معمولی اور چھوٹی ہوتی ہیں۔ ان سے دوسرے ہمسفروں کی حوصلہ افزائی ہوگی اور وہ بھی قدم بڑھا کر یاران تیز گام کا ساتھ دینے کی کوشش کریں گے۔

اس سلسلے میں اشاعت کے لئے آپ جو کچھ بھی بھیجیں اس کے بارے میں چند باتیں ہمیشہ ملحوظ رکھئے۔ اولاً کاغذ کے ایک طرف اور کھلا کھلا (بہتر ہے کہ ایک لائن چھوڑ کر) لکھئے تاکہ ایڈیٹر کو اصلاح و ترتیب کا اپنا کام کرنے میں دشواری نہ ہو' ثانیاً اصل مسودہ بھیجئے 'فوٹو کاپی ہرگز نہیں اور ثالثاً ایسے مقامات کے نام جو غیر معروف ہوں صاف صاف لکھئے بلکہ آپ خود محسوس کریں کہ یہ ایک ایسا نام ہے جو کسی ایک حرف کے آگے پیچھے ہوجانے سے بدل جائے گا تو بریکٹ میں اردو یا انگریزی حرف میں اس کی ہجے بھی لکھ دیجئے۔ اطلاعات و اعلانات اور خبروں کو لکھنے والے کوئی بھی صاحب ہوسکتے ہیں ' لیکن ان پر متعلقہ ناظم 'امیر یا نقیب کے دستخط ہونے ضروری ہیں تاکہ کوئی غیر مصدقہ بات شائع نہ ہو۔ لفافے پر "ایڈیٹر ندائے خلافت" لکھئے ' ایڈیٹر کا نام نہیں تاکہ ادارے کا کوئی بھی ذمہ دار کارکن اسے کھولنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کرے بلکہ بہتر یہ ہوگا کہ آپ کی سب چیزیں تنظیم یا تحریک کے مرکز میں آئیں اور وہاں سے ہمیں بھجوائی جائیں۔

امید ہے کہ آپ بھی اس درمیانی راہ کو پسند کریں گے جو ہم نے تنظیم و تحریک کی قیادت کی اجازت اور مشورے سے اختیار کی ہے تاہم چونکہ خوب کو خوب تر بنانے کی گنجائش ہر وقت موجود ہوتی ہے لہٰذا اپنی تجاویز بھیجنے میں بخل سے ہرگز کام نہ لیجئے۔

WEEKLY "NIDA-E-KHILAFAT" LAHORE
36-K, Model Town Lahore- 54700 Regd:No L. 9184

ذریعے آئے گا' انتخابات کے راستے سے نہیں لہٰذا اس کوشش میں میری شمولیت لایعنی ہے۔

آخری چارۂ کار کے طور پر مولانا نے اصرار فرمایا کہ آپ کا اور امیر تنظیم اسلامی کا نام شرکاء کی فہرست میں دے دیا گیا تھا اور اس کا ذکر اخبارات میں بھی آگیا ہے لہٰذا آپ محض خانہ پری کے لئے ہی آجائیں جس پر امیر محترم کا جواب یہ تھا کہ میری بات تو آپ نے سمجھ لی ہے تاہم آپ کی خواہش کا مجھے احترام ہے 'استخارہ کر دیکھوں گا۔ اور آخری نتیجہ یہ رہا کہ امیر محترم نے مجوزہ کانفرنس میں شرکت نہیں کی۔

کچھ ہی دنوں پہلے پی ڈی اے کی طرف سے پیپلزپارٹی کے جناب فاروق لغاری قرآن اکیڈمی تشریف لائے تھے بلکہ ایک ہی دن میں انہیں دو بار آنا اور پہلی دفعہ امیر محترم کی عدم موجودگی کے باعث خاصا ہی انتظار بھی کھینچنا پڑا۔ وہ امیر محترم کے لئے حزب مخالف کی اس کانفرنس میں شرکت کا دعوت نامہ لے کر آئے تھے جو بابری مسجد کے نام پر لاہور میں اسی روز ہوئی جب اسلام آباد میں حزب اقتدار کی بلائی ہوئی ایسی ہی ایک کانفرنس ہونی تھی۔ اس دعوت کو بھی شکریئے کے ساتھ رد کردیا گیا کیونکہ تنظیم اسلامی ' پاکستان میں اسلامی انقلاب کے برپا ہونے سے پہلے پہلے وطن عزیز کی سالمیت کے پیش نظر جمہوری عمل کو جاری و ساری رکھنے کی حامی تو ہے اور اس میں کسی خلل اندازی پر پر زور انداز میں اپنی آواز بھی بلند کرتی ہے لیکن کشمکش اقتدار میں وہ کسی بھی دھڑے کے ساتھ نہیں جو ہر اصول اور ہر ضابطے سے بے نیاز ہوتی جارہی ہے اور یہ صورت حال روز بروز خراب تر ہو رہی ہے۔

کراچی میں ایک خصوصی تربیتی پروگرام

اس وقت کلفٹن کراچی میں واقع انجمن خدام القرآن سندھ کی قرآن اکیڈمی میں تنظیم اسلامی کا ایک خصوصی تربیتی پروگرام جاری ہے اور اس شمارے کے منظر عام پر آنے تک قریب الاختتام ہو گا جس میں نہ صرف پشاور سے کراچی تک تنظیم اسلامی کے امراء و نقباء کے علاوہ حلقہ جات کے ناظمین و نائبین بلکہ امیر تنظیم اسلامی پاکستان ' نائب امیر' ناظم اعلیٰ' ناظم تربیت ' ناظم بیت المال اور مرکزی اسرے کے دوسرے رفقاء بھی شریک ہیں۔

۲۶ر دسمبر سے شروع ہونے والے اس پروگرام کا پہلا دن توسیعی مشاورت کے لئے مخصوص تھا اور باقی پانچ دن خصوصی نوعیت کی ایک اقامتی تربیت گاہ جاری رہے گی جس میں تنظیم اسلامی اور تحریک خلافت پاکستان کے بنیادی فکر پر ریفریشر کورس تو معمول کا حصہ ہے البتہ خاص اہتمام ان سوالات کی نشاندہی اور ان کے جوابات بہم پہنچانے کا ہے جو تنظیم کے لائحہ عمل' اہداف اور سیاسی حکمت عملی کے بارے میں وقتاً فوقتاً" تنظیم کے اپنے حلقوں میں پیدا ہوتے رہے ہیں یا جن سے رفقاء کو دعوت کا کام کرتے ہوئے واسطہ پڑتا ہے۔

تربیتی پروگرام کا اہم ترین حصہ جناب سراج الحق سید کے چند لیکچر ہوں گے جن میں مسائل پر گرفت کے طریقوں کی جدید انتظامی علوم کی روشنی میں وضاحت کی جائے گی تاکہ تنظیم کے ذمہ دار حضرات چھوٹی چھوٹی باتوں کا ان کے بڑے بڑے مسئلوں کی شکل اختیار کرنے سے پہلے ہی توڑ کرنے کے قابل ہو جائیں۔ موضوع کی اہمیت کے پیش نظر ان لیکچروں کی ویڈیو فلمیں تیار کی جارہی ہیں تاکہ ان کی افادیت دوچند ہو جائے۔

ندائے خلافت کی زیر نظر اشاعت میں تنظیم و تحریک کے مراکز کی طرف سے اطلاعات و اعلانات کی عدم شمولیت بھی درحقیقت اسی سبب سے ہے کہ پوری مرکزی ٹیم ان دنوں لاہور سے باہر یعنی کراچی کے خصوصی پروگرام میں مصروف ہے۔

مسجد کے زیر سایہ

پچھلے دنوں قرآن کالج کے آس پاس بزبان انگریزی کچھ پوسٹر چسپاں پائے گئے جن میں اہالیان اتاترک بلاک گارڈن ٹاؤن لاہور کو "خوشخبری" دی گئی تھی کہ ۱۱ر دسمبر کی شب قرآن کالج کے ساتھ والے پارک میں نوجوانوں کی پیاس بجھانے کی غرض سے ایک میوزیکل شو ہو رہا ہے۔ قرآن کالج کے طلبہ نے جب اپنے ہوسٹل کے وارڈن میجر (ریٹائرڈ) فتح محمد صاحب کی توجہ اس پوسٹر کی طرف مبذول کرائی تو وہ بے چین ہوگئے۔

(اہل محلہ کی مسجد کے زیر سایہ خرابات کے اس پروگرام کو میجر صاحب نے کس حکمت سے ٹالا' اگلے شمارے میں)

ندائے خلافت کے آئندہ شمارے میں

اگلا شمارہ نئے سال کی پہلی عمومی اشاعت ہوگی۔ اس میں دانش نورانی 'اداریے ' عبدالکریم عابد کے سیاسی تجزیے اور امیر محترم کے کالم تفکر و تذکر کی اگلی قسط جس میں "فکر اقبال کی تعمیل کی تاریخی اہمیت" پر مشتمل مضمون مکمل ہو گا' کے علاوہ تحریک خلافت پاکستان کا پورا دستور شائع کیا جارہا ہے۔

"زبان یار من ترکی۔۔۔" میں امام صاحب کی گرجتی ' برستی 'کڑکتی دعا کا حال پڑھئے جس نے جامع ابوایوب انصاریؓ استنبول میں نماز مغرب کے بعد مدیر ندائے خلافت کے اٹھے ہاتھ شل کردئے اور وہ سوچنے پر مجبور ہوگئے کہ اللہ میاں یوں ڈرائے دھمکائے سے بھی نوازتے ہیں تو ہم کاہے کو مسکین صورت بنا کر عاجزی و انکساری سے مانگتے ہیں۔۔۔۔ اور "حلقہ ذکر" کے بعد "شیخ" سے مصافحے کے وقت رکوع میں نہیں گئے تو شیخ کی نگاہوں میں غصے کے ساتھ حیرت بھی جھلک رہی تھی!